نغمائے نورانی

تصنیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

صاحبزادہ و جانشین

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نغمہائے نورانی

اسم تاریخی

نغمہائے نورانی

۱۴۲۳ھ

تصنیف

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

صاحبزادہ وجانشین

سلطان العارفین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تفصیلاتِ کتاب

نام کتاب	......	نغمہائے نورانی
شاعر	......	شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی
نظر کردہ	......	مولانا شاہ محمد جمال الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم صدر مدرس الجامعۃ الاسلامیۃ دار العلوم حیدرآباد خطیب جامع مسجد ملے پلی، حیدرآباد صاحبزادہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ
اصلاح شعر وسخن	......	حضرت رحمٰن جامی زیدت الطافہم
صفحات	......	۱۰۰
تعداد	......	ایک ہزار
سنہ اشاعت	......	۱۴۲۷ھ م ۲۰۰۶ء
کتابت	......	شکیل کمپوزنگ سنٹر / رضی الدین سہیل
طباعت	......	عائشہ افسیٹ پرنٹرس متصل مسجد رضیہ، روبرو فائر اسٹیشن، ملک پیٹ، حیدرآباد۔ ۳۶ سیل نمبرات: 9346338145, 9391110835
قیمت	......	20/- روپے
بہ اہتمام	......	سید عبد السلام شکیل

اِنتساب

امی جان محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ مدظلہا

اور

والد ماجد سلطان العارفین

حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

اساتذۂ دین ونعمت

کے نام معنون کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں

جن کی تعلیم وتربیت اور توجہات اور دعاؤں کے سبب

یہ منظوم کلام زیبِ قرطاس ہے۔

خادم الاولیاء

شاہ محمد کمال الرحمٰن

صاحبزادہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ

فہرست مضامین

سلسلہ	عنوان	صفحہ
۱	سخن اولین	۸
۲	اظہار خیال.......................... جناب رحمٰن جامیؔ صاحب	۱۰
۳	ہدیہ تشکر..	۱۱
۴	تبصرہ	۱۲
۵	تشکر و امتنان	۱۵
۶	ایک قطعہ	۱۶
۷	فیض مرشد، شکر و دعا..	۱۷
۸	تاثر اول	۱۸
۹	ایک تاثر اور دعا..	۱۹
۱۰	ایک حقیقت، رباعی	۲۰
۱۱	حمد باری تعالیٰ	۲۱
۱۲	احوال شیخ..	۲۲
۱۳	نعت رسول ﷺ..	۲۳
۱۴	نعت جان جہاں ﷺ..	۲۴
۱۵	نعت حبیب خداؐ..	۲۵
۱۶	حالات کا جائزہ..	۲۶
۱۷	جذب رحمانی	۲۷
۱۸	نعت شریفؐ..	۲۸
۱۹	نعت صاحب لولاکؐ..	۲۹
۲۰	قطعات..	۳۰-۳۳
۲۱	غزل	۳۴
۲۲	غزل	۳۵

۲۳	ایک روایت کا مفہوم	۳۶
۲۴	احوال و وجدان	۳۷
۲۵	ایک روایت اور دعا	۳۸
۲۶	چند حقائق	۳۹
۲۷	ماہ رحمت و مسرت	۴۰
۲۸	فیضان رمضان	۴۱
۲۹	شب قدر	۴۲
۳۰	تمنائے مدینہ	۴۳
۳۱	غزل	۴۴
۳۲	غزل	۴۵
۳۳	کمال کی بات	۴۶
۳۴	دنیا	۴۷
۳۵	دنیا	۴۸
۳۶	فریضۂ صلوٰۃ	۴۹
۳۷	نعت رسول الثقلین ﷺ	۵۰
۳۸	اُمہات الصفات	۵۱
۳۹	نعت محمد ﷺ	۵۲
۴۰	عشق و معرفت	۵۳
۴۱	احوال دنیا	۵۴
۴۲	نعت نبی ﷺ	۵۵
۴۳	مناجات	۵۶
۴۴	مناجات کمآل	۵۷
۴۵	نعت رسول عربیؐ	۵۸
۴۶	نعت نبی ﷺ	۵۹
۴۷	احوال اور فیضان	۶۰
۴۸	تجلی ربانی	۶۱

۴۹	ہنگام موت	۶۲
۵۰	ہنگام موت	۶۳
۵۱	نعت شفیع الامم	۶۴
۵۲	نماز	۶۵
۵۳	انفسی اور آفاقی نظر	۶۶
۵۴	قرب ومعیت حق	۶۷
۵۵	فیضان نظر	۶۸
۵۶	پہچان (خالق ومخلوق)	۶۹
۵۷	تحفہ سلام	۷۰
۵۸	نگاہ شیخ، تین شعر	۷۱
۵۹	ایک شعر، یاد الٰہی	۷۲
۶۰	نعت حضور پر نورؐ	۷۳
۶۱	قطعات	۷۴، ۷۵
۶۲	نعت خیر البشر ﷺ	۷۶
۶۳	نعت رسول اکرم ﷺ	۷۷
۶۴	نعتیہ کلام	۷۸
۶۵	نعت خاتم الانبیاء	۷۹
۶۶	آرزوئے مدینہ	۸۰
۶۷	دعا	۸۱
۶۸	ہمارے شیخ کی ایک جھلک	۸۲
۶۹	غزل	۸۳
۷۰	خصوصی لوگوں کے خصوصی احوال	۸۴
۷۱	لوگوں کے عمومی احوال	۸۵
۷۲	طریق قرب الٰہی	۸۶
۷۳	مئے محبت الٰہی	۸۷
۷۴	نعت شہہ انبیاء ﷺ	۸۸

۷۵	دنیائے ناپائیدار	۸۹
۷۶	کمال کی دعا	۹۰
۷۷	نعت شاہ امم ﷺ	۹۱
۷۸	نعت محمد رسول اللہ ﷺ	۹۲
۷۹	نعت حبیب خدا ﷺ	۹۳
۸۰	دعا	۹۴
۸۱	نعت نبی رحمت ﷺ	۹۵
۸۲	نعت مصطفیٰ ﷺ	۹۶
۸۳	نعت نبی رحمت ﷺ	۹۷
۸۴	حمد باری تعالیٰ	۹۸
۸۵	خمار عرفانی	۹۹
۸۶	فنا اور پیام	۱۰۰
۸۷	بخدمت جامی زیدت الطافہم	۱۰۱
۸۸	حمد رب ذوالجلال	۱۰۲
۸۹	قطعات	۱۰۲
۹۰	حضرتؒ کے حالات	۱۰۳
۹۱	نعت سید الکونین ﷺ	۱۰۴

......☆☆☆☆☆......

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخنِ اوّلین

نغمہائے نورانی احقر کا مختصر منظوم کلام ہے۔

یکم اگست ۲۰۰۲ء جمعرات کی شب والد ماجد حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ بشارہ ہوا' اشارہ ملا' اس گفتگو کا ایک جملہ یہ تھا بعض حضرات کیلئے نظم ونثر دونوں برابر ہوتے ہیں نا' میں نے کہا ہاں! تو فرمایا بس اب آپ شعر لکھیں اور ''کلام غلام'' پیش نظر رکھیں۔

احقر کو نہ علم عروض وقوافی سے واقفیت' نہ کوئی فنی کتاب زیر تعلیم' مبادیٔ شعر گوئی سے بھی نا آشنا' مگر خواب سے بیداری کے بعد وجدان لہرانے لگا' بے ساختگی کے ساتھ زبان سے نکلنے والے الفاظ شعر کا روپ لینے لگے' قلم چلنے لگا' شدید احساسات بصورت کلام وزن شعر لینے لگے موہبت زیادہ' اکتساب کم۔

مشاغل کی کثرت کے باوجود برادر محترم مولانا جمال الرحمٰن صاحب زیدت الطافہم اور حضرت رحمٰن جامی صاحب زیدت عنایاتہم سے اصلاح لینے کے بعد یہ مختصر منظوم کلام پیش ہے۔

ایک جگہ حضرت والد ماجدؒ کے کلام ''کلام غلام'' کے تعارف کے ضمن میں امیر ملت حضرت مولانا حمید الدین صاحب حسامی عاقل مدظلہ العالیٰ بانی ومہتمم جامعہ اسلامیہ دار العلوم حیدر آباد نے تحریر فرمایا کہ اشعار کا مجموعہ ہدیہ ناظرین ہے اشعار وارداتِ قلبی اور شاعر کے اندرونی احساسات کے ترجمان ہوتے ہیں اسلئے بسا اوقات قاعدے اور قانون سے بے نیاز

بھی ہو جاتے ہیں اصل چیز شاعر کا خیال ہے رہا وزن عروض وقوافی کی پابندی، یہ اشعار کی زینت وزیبائش تو ہو سکتے ہیں لیکن اصل شعر نہیں۔ حکماء نے تو شعر کیلئے وزن کی شرط بھی نہیں رکھی تاہم حضرت کے اشعار بڑی حد تک قواعد وضوابط کے تحت اپنے احساسات قلبی کو دوسروں کے قلوب میں مرتسم کرتے ہیں۔

نفس کلام کی حد تک شاید کچھ یہی معاملہ قریب قریب احقر کے ساتھ ہے اور ان منظومات[1] کے بارے میں مولانا آصف صاحب ندوی زیدت الطافہم کا ہلکا پھلکا مختصر تبصرہ آ گیا تھا جو نمبر[2] میں پیش کیا جا رہا ہے اس لئے کہ نفس کلام اور مصنف کے بارے میں جو چند باتیں سپرد قلم کردی ہیں وہ بس ہیں۔

نغمہائے[1] نورانی کے بارے میں برادرِ عزیز حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمٰن صاحب زیدت الطافہم صاحبزادہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ خطیب جامع مسجد ملے پلی حیدرآباد وصدر مدرس واستاذِ حدیث جامعہ اسلامیہ دار العلوم حیدرآباد نے فی البدیہ بصورتِ تاثر ودعا چند شعر لکھے تھے اور پھر اب نغمہائے[2] نورانی کے بارے میں ہمارے اشعار کی ممکنہ اصلاح کے بعد فوری طور پر پھر ایک تاثر، دعا اور نیک توقعات کا اظہار کیا ہے۔ عدیم الفرصتی کے باوجود مقدور بھر اصلاح فرمائی ہے جس پر احقر شکر گزار اور دعا گو ہے۔

ملک کے نامور شاعر وادیب جناب رحمٰن جامی صاحب زیدت الطافہم سے خط وکتابت اور مراسلت کے ذریعہ بھرپور اصلاح کرائی گئی جہاں اپنی مراد باقی رکھنا ضروری تھا اس کو ویسے ہی رکھدیا گیا۔ ہم جناب رحمٰن جامی مدظلہ کے شکر گزار ہیں۔

صاحبانِ فن اور نقادان شعر وادب کو اس میں قابل اصلاح چیزیں ملیں گی، اگلی اشاعتوں میں انشاء اللہ ان نقائص کو دور کرنے کی مقدور بھر کوشش کی جائے گی۔

عارض

شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی

صاحبزادہ حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ

اظہار خیال

معروف وممتاز شاعر جناب رحمٰن جامی

مولانا محمد کمال الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کے تحائف ملے ساتھ ہی خط کی صورت میں تحریر دِل پذیر بھی ملی۔ جی اس قدر خوش ہوا کہ رات بھر خوشی سے سونہ سکا' اس کا دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ آپ کی مرسلہ کتابوں کا مطالعہ کرتا رہا۔

خوشی اس بات کی بھی ہوئی اور (جو فطری تھی) کہ ایک مولوی کے اندر سے ایک شاعر دریافت ہوا اور مجھے اس شاعر سے مل کر بے حد مسرت ہوئی۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کی پر اثر تقریروں کی طرح آپ کی منظوم تحریروں سے بھی عوام الناس فائدہ اٹھا سکیں گے۔ میری طرف سے دلی مبارکباد۔ باقی آئندہ۔ دعاؤں میں ناچیز کو یاد رکھئے گا۔

مخلص

رحمٰن جامی

تاریخ: 3رفروری 2003ء

ہدیۂ تشکر

آپ نے کی میری پذیرائی
نیند کیوں رات بھر نہیں آئی

مجھ میں شاعر کی جو ہوئی دریافت
ہے بزرگوں کی یہ مسیحائی

آپ کی آنکھ جو نہ لگ پائی
تھا تقاضائے خامہ فرسائی

شکریہ اس کا حضرتِ جامیؔ
یہ جو اصلاح شعر فرمائی

.....☆☆☆☆☆.....

نغمہائے نورانی

(۱)

(تبصرہ)

خصوصی شاعری اکتسابی وسندی نہیں بلکہ وہبی دولت ہے، لیکن یہ دولت اگر تصویر بتاں کھینچنے میں لگ جائے تو ٹھکانہ گمراہی سے ہوتا ہوا جہنم پر ملتا ہے، اور اگر یہ دولت تعمیری، مثبت اور ایجابی ہو تو نعمت بن جاتی ہے اور رب کی رضا کا پروانہ دلاتی ہے۔ اسلام نے ایسی ہی کارآمد شاعری کو پسند کیا ہے اور اس کی بہترین مثالیں خود عہدِ رسالت میں ملتی ہیں۔ حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن رواحہؓ یہ عہد اسلامی کے نقیب شعراء ہیں جن کی شاعری شعر گوئی ہی نہیں بلکہ حقیقیت بیانی وحق گوئی تھی اور بعد کے ادوار میں بھی یہ سلسلہ خیر چلتا بڑھتا رہا۔ اور مسلمانوں نے ہر ہر زبان میں شعری دنیا میں حق گوئی چھوڑی ہے۔

حضرت مولانا شاہ محمد کمال الرحمٰن قاسمی ندوی، جانشین حضرت شاہ صوفی غلام محمد صاحبؒ (خطیب مسجد عالمگیری، شانتی نگر حیدرآباد) محتاج تعارف نہیں، خدا نے آپ میں گوناگوں خصوصیات ودیعت فرمائی ہیں۔ تحریری دنیا میں، ماہنامہ ''الکمال'' کے مدیر رہ چکے ہیں اور خطابت وبیان

سے ایک امت راہ یاب ہو رہی ہے، صاحبِ نسبت و صاحب حال بھی ہیں اسی لئے ''خانقاہی'' طرز پر اصلاحی مجالس منعقد ہوتی رہتی ہیں۔ اضلاع و دیہات میں دعوتِ دین کے اسفار کا سلسلہ ہوتا رہتا ہے اور ان تمام دینی کوششوں میں سلسلۂ تصنیف و تالیف بھی ہے جو کہ مدام جاری رہتا ہے۔

یہ مجموعہ بقول مفکر اسلام مولانا علی میاں نور اللہ مرقدہ بقامت کہتر بقیمت بہتر کے مصداق ہے۔ اس میں کمیت سے زیادہ کیفیت کا حصہ ہے۔ ''عرفان نفس''، ''انکار خودی'' جو معرفت کے کلید ہیں اس میں موجود ہیں۔ بڑا حصہ نعت رسول ﷺ کا ہے حمد و دعا کے ساتھ دیگر عناوین و موضوعات پر بہترین نظمیں بھی ہیں۔

یہ مجموعہ بجائے ''آورد'' کے ''آمد'' کا حسین گلدستہ ہے۔ تکلف کے بجائے آوازِ فطرت سے اور خود حضرت نے پیش لفظ میں لکھا ہے کہ ''بے ساختگی کے ساتھ زبان سے نکلنے والے الفاظ شعری روپ لینے لگے قلم چلنے لگا شدید احساسات بصورت کلام وزنِ شعر لینے لگے۔ موہبت زیادہ اکتساب کم''۔

آپ کے اشعار میں ندرت بھی ہے جدت بھی ہے' تراکیب و استعمالات اور تعبیرات ایک وجد پیدا کرتی ہیں، نعت نبی ﷺ کے یہ اشعار ؎

صرف اتنی سی ہے آرزو ☆ نخل امید ہو بارور
اُڑ کے جاتا دیارِ نبی ﷺ ☆ ہوتے بازو میں گر بال و پر
ان کے در پر کمال حزیں ☆ ختم ہو زندی کا سفر

آرزوئے مدینہ کا یہ شعر ملاحظہ کیجئے۔

میرے آنسو اگر بن کے ٹپکیں گہر
ہم لُٹا کے یہ لعل و گہر جائیں گے

اوراصلاحی نظم کے یہ شعر بہت کچھ اشارات دیتے ہیں۔

باتیں سب کی عالی عالی ☆ علم و فن سے خالی خالی
عرفاں کا یہ حال ہے لوگو ☆ کورا کاغذ جالی جالی
محنت کا تم نام نہ لینا ☆ جیسے ملک دکن کے والی
لاش ہو جیسے کفن سے باہر ☆ ابن آدم شرم سے خالی
قلب وروح کی حالت کیسی ☆ کیڑ ہو جیسے ڈالی ڈالی

طباعت بہت ہی عمدہ و بہتر ہے اور ٹائٹل تو دیدہ زیب وجاذب نظر ہے۔

محمد آصف ندوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تشکر و امتنان

از عطاءِ ربانی اور فیوضِ یزدانی
فیضِ مرشدی پایا در علومِ احسانی
پوچھا اسمِ تاریخی تو کہا برادر نے
فضلِ حق سے آیا ہے نغمہائے نورانی

۳ ۲ ۴ ۱ ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آؤ بتاؤں میں تمہیں کیا بات مل گئی
روحانی سلسلوں کی مناجات مل گئی
ہاں ہاں بتاؤں دن بھی ملا رات مل گئی
علم و عمل خلوص کی سوغات مل گئی

فیضِ مرشد

مرشد کی رہنمائی مرے کام آگئی
اک بات در منام مرے نام آگئی
دشوار شعر گوئی تھی کتنی بتاؤں کیا
منزل بہت تھی دور سر بام آگئی

.....☆☆☆☆☆....

شکر و دعا

مالک مجھے ہے خوف یہ نعمت نہ چھین لے
تیرے نبی کے فیض کی رحمت نہ چھین لے
صد شکر حق تصرف و فیضان مل گیا
صد شکر کہ کمالؔ کو رحمٰن مل گیا

.....☆☆☆☆☆....

تأثرِ اوّل

ایک دن حاضر ہوا بھائی کے پاس
مجھ سے فرمانے لگے اک بات خاص
شعر کہنے کے تو میں قابل نہ تھا
اس کا علم و فن مجھے حاصل نہ تھا
اک اشارہ شیخؒ کا تھا خواب میں
پھر قلم چلنے لگا اس باب میں
فضل رب پھر فیضِ صوفی کا کمال
کچھ منظّم ہوگیا دینی خیال
ان کی باتیں میں نے کردی ہیں رقم
بات ان کی اور میرا ہے قلم
مانگتا ہے حق تعالیٰ سے جمالؔ
عام ہو اور تام ہو فیضِ کمالؔ

.....☆☆☆☆☆.....

ایک تاثر اور دعا

نقش اول نغمہائے نور ہے
نقش ثانی سے یہ دل مسرور ہے
فضل باری کا ہے یہ مظہر جدید
جو نئے اشعار سے معمور ہے
کیا عجب منزل رسا بن جائے یہ
باوجود اس کے کہ منزل دور ہے
نقش اول کی طرح مقبول ہو
حضرت حق کو اگر منظور ہے
یہ خزینہ معرفت کا ہے جمالؔ
خوب ہے جو طالب و مشکور ہے

.....☆☆☆☆☆....

ایک حقیقت

بعض شعراء تلامیذِ رحمٰں ملے
طالب و کاسب فضلِ یزداں ملے
شعر گوئی کا گرچہ سلیقہ نہیں
نغمۂ سرمدی کے مجھ کو ساماں ملے

......☆☆☆☆☆.....

رباعی

ہم سراپا گنہگار ہیں
اور سزا کے سزاوار ہیں
ولے لاتیئسوا تیرا ارشاد ہے
تیری رحمت کے مولیٰ طلبگار ہیں

......☆☆☆☆☆.....

حمدِ باری تعالیٰ

خالقِ شمس و قمر اللہ ہے
مالکِ نور و شرر اللہ ہے
حاکمِ کل بحر و بر اللہ ہے
اور ربِّ مال و زر اللہ ہے
نور و ظلمت پر حقیقی حکمراں
جاعلِ شام و سحر اللہ ہے
کنز ہائے مختفی، راز دروں
ان سبھوں سے باخبر اللہ ہے
فصل گل یا برگ گل ہر رنگ میں
درحقیقت ذی اثر اللہ ہے
خار ہوں یا خیر وشر کا سلسلہ
خالق ہر ذی اثر اللہ ہے
ہر خوشی میں درد وغم میں اے کمالؔ
کہہ زباں سے بے خطر اللہ ہے

......☆☆☆☆☆....

احوالِ شیخؒ

اسم بامسمّٰی تھے حضرت غلامؔ
محنت دین و نعمت رہا ان کا کام
تھے وہ حضرت محمد ﷺ کے سچے غلام
اور آقا ﷺ سے تھی ان کو نسبت تمام
جو بھی ملتے تھے ان سے خواص و عوام
سب کے ہاں گویا یکساں تھے ذی احترام
سب میں اونچے تھے ہمت میں عالی مقام
تھے یقیناً بلا شبہ ذی احتشام
ان میں ہر دم تھا تبلیغ کا ذوق خاص
ساری دنیا میں دیتے تھے دیں کا پیام
عشق میں ان کا کوئی بھی ثانی نہ تھا
خطابت میں تاثیر تھی لاکلام
کیوں کمالؔ اپنے رحمٰں پہ نازاں نہ ہو
کیونکہ وہ ہے یقیناً غلامِ غلامؔ

.....☆☆☆☆☆....

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

محمد ﷺ کا ہوں میں غلام اللہ اللہ
یہ نسبت یہ نسبت یہ نام اللہ اللہ
پہلے تکمیلِ دیں کی بشارت ملی
ہوئی ان پہ نعمت تمام اللہ اللہ
محمد ﷺ محمد ﷺ محمد ﷺ محمد ﷺ محمد ﷺ
جہاں بھر میں فیض ان کا عام اللہ اللہ
جس کو الفت نہیں سرورِ دو جہاں سے
اس کا ایمان ہے ناتمام اللہ اللہ
کمالِ محمد ﷺ محمد ﷺ کا صدقہ
ملے مجھ کو کوثر کا جام اللہ اللہ
کمالؔ اپنی قسمت کی خوبی یہی ہے
میں بھیجوں درود و سلام اللہ اللہ

.....☆☆☆☆☆.....

نعت جانِ جہاں ﷺ

بزم امکاں کی روح رواں اللہ اللہ
رہبر و مقتدائے جہاں اللہ اللہ
فخر کرتا ہے نسبت پہ صل علیٰ کی
ہر مسلمان پیر و جواں اللہ اللہ
حکم صلوا علیہ کی تعمیل میں
ربِّ صلِّ ہے ورد زباں اللہ اللہ
پیروی پیمبر ﷺ میں دارین میں
ہم کو مل جائے امن و اماں اللہ اللہ
ہیں شفیع الوریٰ ﷺ رحمت دو جہاں
ساری امت کی تسکین جاں اللہ اللہ
جب شفاعت سرِ حشر فرمائیں گے
تب کمالؔ انکے ہونگے عیاں اللہ اللہ

نعتِ حبیبِ خدا ﷺ

کیا بتاؤں تمہیں ہیں وہ کتنے حسیں = ہیں بنائے ہوئے نور سے بالیقیں

ان کی ہر ہر ادا کس قدر دلنشیں = چہرۂ حق کی ہیں آپ روشن جبیں

فیض حسن ازل اُن پہ صد آفریں = ہم نے پایا انہیں از نگاہ یقیں

ان کا رتبہ ہے کیا کس کو کیا ہے پتہ = اس کا اظہار ہم سے تو ممکن نہیں

آپ مِرأۃ حق زیب عرش بریں = آپ ہیں متصف از کمالات دیں

عین اعیان ہیں اولیأ نے کہا = کیونکہ محبوب عالم ہیں حق کے قریں

میں ہوں بیمارِ حُبِّ محمد ﷺ کمالؔ
اب بِنا ان کے کوئی دوا ہی نہیں

.....☆☆☆☆☆....

حالات کا جائزہ

علم و ہنر سے خالی اصحاب ہوگئے ہیں
یوں لگ رہا ہے گویا اقطاب ہوگئے ہیں
نا اہل نے خود کو قابل سمجھ لیا ہے
وہ اقتدار والے ارباب ہوگئے ہیں
ہم نے تو دی محبت پر کس قدر ہے حیرت
ناراض پھر بھی ہم سے احباب ہوگئے ہیں
نہ تو شرع کی ادائی نہ تو حق کی پاسداری
رسوائیوں کے کیسے اسباب ہوگئے ہیں
واللہ جن کی حالت غنڈوں سے بھی ہے بدتر
دیکھو وہ آج اہل سرخاب ہوگئے ہیں
شر و فتن ہے ہر سو انسانیت ہے رسوا
سب وا مصیبتوں کے ابواب ہوگئے ہیں
کیا بات ہے نہ جانے تھے باکمالؔ جتنے
ارضِ خدا میں جیسے نایاب ہوگئے ہیں

.....☆☆☆☆☆....

جذبِ رحمانی

حکم حق سے ہوں مامور
جبر سے ہوتا ہوں مجبور
سب پر ان کی مرضی ہے
منظور کریں نامنظور
ہوتا ہے تو ہونے دو
اپنی بلا سے کوئی دور
قرب اسی کو حاصل ہے
ہوتا ہے جو خود سے دور
ویراں مت کر دل کا گھر
یاد حق سے کر معمور
بعض ہیں اہل دل ایسے
رتبہ ان کا ہے مستور
حاصل ہونگے فضل و کمالؔ
محنت کرلیں آپ ضرور

.....☆☆☆☆☆....

نعت شریف

اللہ اللہ کیا ہے مقام آپؐ کا
کتنا پیارا محمدؐ ہے نام آپؐ کا
سب کو تسلیم ہیں آپؐ امی لقبؐ
کتنا تاثیر سے پر کلام آپؐ کا
ہیں تعصب کے باعث گریزانِ حق
پھر بھی دشمن کریں احترام آپؐ کا
جمع سارے ہوئے ہیں کمال آپ میں
ہے بلند اس سبب سے مقام آپؐ کا
اپنے اپنے مراتب میں برحق مگر
کون پائے علُوِّ مقام آپؐ کا
شافع روز محشر حضورؐ آپ ہیں
یہ نام آپؐ کا ہے یہ کام آپؐ کا
دیجئے مجھ کو بھی جام کوثر حضورؐ
ہے کمالؔ آپکا یہ غلام آپؐ کا

.....☆☆☆☆☆....

نعت صاحبِ لولاک ﷺ

آپؐ لو لاک لما شان رسول عربیؐ = کاش ہو ہم کو یہ عرفان رسول عربیؐ

کم سے کم خواب میں دیدار رسول اکرمؐ = کاش پورا ہو یہ ارمان رسول عربیؐ

جس نے بھی اُسوۂ حسنہ کے کرشمے دیکھے = ہے وہ انگشت بدندان رسول عربیؐ

دیکھئے رتبۂ آدمؑ کا حقیقت میں عروج = عرش پہ کس کے ہیں مہمان رسول عربیؐ

مشکلیں دور ہوں دنیا سے مگر شرط یہ ہے = لوگ ہوں تابع فرمان رسول عربیؐ

پیکر حسن ہیں اللہ کا شہکار حضورؐ = اجمل و اطہر و ذی شان رسول عربیؐ

عرصۂ حشر میں دیکھوں گا شفاعت کا کمال
آپ ہیں میرے نگہبان رسول عربیؐ

.....☆☆☆☆☆.....

قطعات

ترا تجھ پہ کچھ بھی نہیں اختیار
حقیقت ہمیشہ رہے آشکار
رہے یاد درسِ وفا اے کمآل
ترے پاس جو کچھ ہے سب مُستعار

......☆☆☆☆☆.....

مری مِلکیت کا ہے کیا اعتبار
کہ خالق ہی اصلاً ہے ذی اختیار
مجھ کو درسِ امانت ملا بار بار
مرے حق میں یہ بات ہے پائیدار

......☆☆☆☆☆.....

قطعات

دیکھئے گا خدا کی عجب شان ہے
ان سے ملنے کا مجھ کو بھی ارمان ہے
کس قدر روح پرور ہے یہ ان کی بات
نحنُ اقرب انہی کا تو فرمان ہے

......☆☆☆☆☆....

شکر ہے میرے دل میں جو ایمان ہے
اور زندہ ہے مجھ میں جو انسان ہے
دل میں اور روح میں ہے جو خُفتہ انا
مجھ کو بھی کچھ اس کی پہچان ہے

......☆☆☆☆☆....

قطعات

اگر چاہتا ہے بنے زندگانی
جو خواہش ہے تجھ کو ملے شادمانی
ذرا یاد رکھ لے یہ میری نصیحت
نہ کرنا کسی پر کبھی بدگمانی

.....☆☆☆☆☆....

جب سے میں نذرِ اہل نظر ہوگیا
میرا دل ان کے رہنے کا گھر ہوگیا
حق تعالیٰ کا دیکھو کرم اور کمال
میرے دل میں وہی جلوہ گر ہوگیا

.....☆☆☆☆☆....

قطعات

جب سے ان کی دعا کا اثر ہوگیا
تب سے احقر بھی اہل نظر ہوگیا
یاد میں ان کی روتی ہوئی آنکھ کا
ہر اک قطرہ گر کر گہر ہوگیا

.....☆☆☆☆☆....

مت سمجھ درد دل رائیگاں ہوگیا
سچ یہ ہے میں ترا ہم زباں ہوگیا
ترجمانی جو کرتا ہوں اشعار میں
واقعی میں ترا رازداں ہوگیا

.....☆☆☆☆☆....

غزل

کیا تم کو یاد ہے وہ بیتی ہوئی کہانی
میں نے کہا تھا تم سے تم نے میری نہ مانی

اب آنکھ میں ہیں آنسو دل میں کسک ہے باقی
یاد آگئی ہے تم کو وہ شام تھی سہانی

گلشن بھرا بھرا اور موسم بہار کا تھا
کلیاں چٹک رہی تھیں دریا میں تھی روانی

تشنہ لبی تھی ظاہر وہ پیاس وہ تمنا
میں چاہتا تھا تم سے الفت کی اِک نشانی

کیا خوب ہوتا گر تم اس کو قبول کرتے
بھیجا تھا میں نے تم کو پیغام جو زبانی

.....☆☆☆☆☆....

غزل

آجاؤ میرے روبرو
کرنا ہے تم سے گفتگو

چہرہ ان کا دیکھنا
لگتا ہے کتنا خوبرو

یہ ان کے عارض پر نشاں
ٹپکا ہو عارض سے لہو

ہے چاک دامن آپ کا
کرلیجئے اس کو رفو

.....☆☆☆☆☆....

حضرت مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "سیرۃ النبی ﷺ"
کے معجزات کے باب سے ایک واقعہ احقر کے قلم سے منظوم روپ میں...

ایک روایت کا مفہوم

در بیانِ معجزہ آئی نظر
اک روایت پیش ہے وہ خاص کر
درمیانِ راہ دوران سفر
ایک بدّو آپؐ کو آیا نظر
آپؐ نے پوچھا ہے کس جانب سفر
تو کہا میں لوٹتا ہوں اپنے گھر
پوچھا کیا تو خیر کا طالب نہیں
اس نے پوچھا کونسی ہے وہ خیر
دے شہادت داخلِ اسلام ہو
یہ ہوئی تلقین از خیرالبشرؐ
اس نے پوچھا ہے کوئی اس کا گواہ
آپؐ کے ایماء پہ آیا اک شجر
دیکھ کر اس کی گواہی کا سماں
اس مسافر پر ہوا گہرا اثر
مان کر اس نے کہا سرکارؐ سے
ہے میرا ایماں رسولؐ پاک پر
ہو اجازت اپنے گھر جاؤں گا میں
سارے گھر والوں کو لے آؤں گا میں

.....☆☆☆☆☆.....

احوال ووجدان

حق کا تو ترجمان لگتا ہے
عارفوں کی زبان لگتا ہے
فتنے پھیلے ہیں چار سو اپنے
خطرہ ہر ایک آن لگتا ہے
چونکہ احقر ہے حق بیاں سب کو
اس لئے بد گمان لگتا ہے
دوستو اپنی زندگانی میں
وقت بھی امتحان لگتا ہے
اونچے محلوں سے بھی کہیں اچھا
اپنا کچا مکان لگتا ہے
ایک مدت کے بعد اب کہیں جا کر
مجھ پہ وہ مہربان لگتا ہے
یہ ہے حق کا کرم اور اپنا کمال
راہ پر کاروان لگتا ہے

......☆☆☆☆☆....

ایک روایت اور دعا

عن عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ المرء فی ظل صدقته حتی یقضی بین الناس

اس کا مفہوم یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:-

''آدمی قیامت کے دن اپنے صدقات کے سائے میں رہے گا جبکہ لوگوں کا حساب ہوتا رہے گا اور ان کے فیصلے ہوتے رہیں گے۔''

مذکورہ مفہوم پر مشتمل دو شعر

ساری دنیا کا جب ہو حساب و کتاب
میرے مولیٰ کھلے مجھ پہ رحمت کا باب

......☆☆☆☆☆.....

ہاں قیامت میں صدقہ کا سایہ ملے
مجھ کو سایہ ملے ہاں خدایا ملے

......☆☆☆☆☆.....

چند حقائق

شکر حق ہے کہ ہٹنے لگا ہے حجاب
اس طرح دور ہوگا میرا اضطراب
اب حقیقت کھلی مجھ پہ انسان کی
سمجھا تھا اس کو محض خاک و آب
حق تعالیٰ کا مجھ پہ کرم دیکھیے
کھل گئی ہے مرے دل پہ امّ الکتاب
وہ حقیقت میں عارف ہیں اے دوستو
ذرہ ذرہ لگے جن کو عرفاں کا باب
اے خدا دے ہم کو اتنا کمال
معصیت کا نہ ہو پھر کبھی ارتکاب

......☆☆☆☆☆....

ماہ رحمت و مسرت

اہل دیں کے لئے رحمت کا مہینہ آیا
خوش نصیبی ہے مسرت کا مہینہ آیا
ہر کوئی شاداں مصروفِ عبادت دیکھو
ذکر و اذکار و تلاوت کا مہینہ آیا
کس قدر ہمدردیاں ہوتی ہیں ہویدا ہر سو
باہمی انس و محبت کا مہینہ آیا
اولیاء کہتے ہیں روزے کے ہیں انوار کئی
رحمت و وحدت و ہمت کا مہینہ آیا
رحمتِ راء مجذؔ کے معارف اس میں
نیک اعمال کا ، الفت کا مہینہ آیا
روزے رکھتے ہیں سبھی پیر و جواں، کمسن بھی
اہلِ دنیا سنو حیرت کا مہینہ آیا
دل کی گہرائی سے مصروف عبادت ہو کمالؔ
تیری خوشیوں بھری قسمت کا مہینہ آیا

.....☆☆☆☆☆....

فیضانِ رمضان

مرحبا اے ماہِ رمضاں مرحبا ماہِ صیام
تیرے آتے ہی شروع ذکر و تسبیح و قیام
ہوں میری خاموشیاں سونا عبادت میں شمار
کس قدر بافیض ہے تیرا روحانی نظام
میرے رب نے کس قدر رتبہ دیا تجھ کو بلند
اس مقدس ماہ میں اللہ کا اترا کلام
بابِ دوزخ بند ہے، ابواب جنت کھل گئے
برکتِ ماہِ صیام اور برکت خیرالانام
تو سہارا ہے گنہگاروں کا اے ماہِ صیام
استفادہ کررہے ہیں تجھ سے سارے خاص و عام
گرچہ میں ہوں بے کمال و بے نوائے تشنہ کام
فضلِ حق فیضِ نبی ﷺ سے بالیقیں ہو شادکام

......☆☆☆☆☆....

شبِ قدر

قدر کی رات ہے کس قدر شاہکار
جوش زن ہر گھڑی رحمتِ کردگار

قدرتِ قادرِ لم یزل دیکھیے
ایک شب بہتر از ماہ ہائے ہزار

حق کی جانب سے بندوں کو قرآں ملا
بالیقیں اس کے احسان ہیں بے شمار

جبرئیل و ملائک ہیں آئے ہوئے
دیکھنا ہے ہمیں شانِ ذی اقتدار

میں غلامِ غلامِ محمد بنا
ناز ہے گرچہ ہوں ایک مشتِ غبار

ہوں سیہ کار بندہ بہ نام کمالؔ
بخش دے بخش دے میرے آمرزگار

.....☆☆☆☆☆☆....

تمنائے مدینہ

جی جان مدینے میں سب دھیان مدینے میں
کونین کا جوہر ہے ذیشان مدینے میں
وہ برزخ کبریٰ کی پہچان مدینے میں
ہے روح کی تسکیں کا سامان مدینے میں
وہ لطف کہاں آئے اب ہند میں جینے کا
ہے اب مجھے مرنے کا ارمان مدینے میں
اے عشق محمدؐ کے بیمارو چلو طیبہ
لاریب ہے دردوں کا درمان مدینے میں
آثار کمالِ رحمٰن بہت دیکھا
ہے رحمت عالمؐ کا فیضان مدینے میں

.....☆☆☆☆☆....

غزل

اپنے دل کی جلا کیجئے
بگڑی حالت کا کیا کیجئے

درسگاہ عمل ہے جہاں
خوب "محنت" کیا کیجئے

مجھ کو بس ہے میرا احتساب
کیوں کسی کا گلہ کیجئے

چار سُو ظلمتیں ہیں گھری
علم و فن کی ضیاء کیجئے

آؤ بتلاؤں عرفاں کا راز
خود کو خود سے جدا کیجئے

تم کو جیسی ضرورت پڑے
اپنے رب سے دعا کیجئے

اپنا ہونا نہ بھایا کمالؔ
اب پرایا ہوا کیجئے

......☆☆☆☆☆....

غزل

جام الفت پیا کیجئے
چین سے پھر رہا کیجئے

کچھ عجب ہے مرا دردِ دل
کچھ تو اس کی دوا کیجئے

کس لئے جانے بے چین ہوں
اس مرے دل کو کیا کیجئے

خود ہی جو میرے سر آپڑی
اس مصیبت کو کیا کیجئے

میرا منصب ہے مہر و وفا
حق ہے تم کو خطا کیجئے

دیکھئے عشق کا ہے کمال
آپ ہر غم سہا کیجئے

•••••☆☆☆☆☆••••

کمال کی بات

باطن کو خوبیوں سے سجانا کمال ہے
امت کا درد دل میں بسانا کمال ہے
ہر شخص آفتوں میں گھرا رو رہا ہے کیوں
خوف خدا سے اشک بہانا کمال ہے
آسودہ حال ہی پہ ہے کیوں مہربان تو
تشنہ لبوں کو ساقی پلانا کمال ہے
برگشتہ و جمود و تعیش میں گم ہے قوم
ایسے میں اس کو راہ پہ لانا کمال ہے
اشیاء کثیف ہوں چاہے لطیف ہوں
آئینۂ شہود بنانا کمال ہے
سود و زیاں سے کام نہ نفع و ضرر کا غم
حق کی رضا میں جان کھپانا کمال ہے
جَور و ستم کی چلتی ہواؤں کے درمیاں
امن و اماں کے دیپ جلانا کمال ہے
آنگن میں اپنے دیپ جلاؤ مگر کمالؔ
جلتے گھروں کی آگ بجھانا کمالؔ ہے

.....☆☆☆☆☆.....

دُنیا

اپنی ہو کے پرائی دنیا
کتنے ڈھنگ سے آئی دنیا
عقل و خرد سے سوچو لوگو
حق نے کیوں یہ بنائی دنیا
دیکھو اس کے چال عجب ہیں
جال میں اپنے لائی دنیا
اس کا بیڑہ غرق ہوا ہے
جس کے دل کو بھائی دنیا
زاد راہ کی کر تیاری
عقبیٰ کی ہے کمائی دنیا
بادہ کشان الست کو یہ
اک لمحہ بھی نہ بھائی دنیا
دیکھو کمالؔ الٰہی مشرب
مکر نہ کرنے پائی دنیا

.....☆☆☆☆☆.....

دُنیا

کس کس روپ میں آئی دنیا
اپنا رنگ جمائی دنیا
آناً فاناً نقشے بدلے
کیا کیا طور بتائی دنیا
اچھے خاصے انسانوں میں
کیا بد دینی لائی دنیا
ڈستی ہے یہ ڈستی ہے یہ
ناگن ہے یہ بھائی دنیا
زر، زن اور زمیں کے فتنے
کتنے خون بہائی دنیا
محل میں رہنے والوں کو بھی
کیسی خاک چٹائی دنیا
یہ ہے کمالؔ شریعت اپنا
ہم نے بھی تو نبھائی دنیا

.....☆☆☆☆☆....

فریضۂ صلوٰۃ

باعث خیر و سعادت ہے نماز
قاطع ظلم و شقاوت ہے نماز

تحفۂ شاہ ہدیٰ ہے دوستو
موجب معراج و برکت ہے نماز

اولیاءؒ نے ہم کو یہ تعلیم دی
باعث قرب و سعادت ہے نماز

عاشقان مصطفیٰ ﷺ کے واسطے
عین راحت کی علامت ہے نماز

دنیوی آفات ہوں یا اُخروی
سب بلاؤں سے حفاظت ہے نماز

اہل ایماں کے لئے انعام حق
ہر مسلماں کی شہادت ہے نماز

بے خودی تھی شیخ کے اوصاف میں سے اک کمال
آپ کی گویا کرامت ہے نماز

......☆☆☆☆☆....

نعت رسول الثقلین ﷺ

بزمِ امکاں کے ہیں آپ ﷺ مسند نشیں
سرور دو جہاں رحمت عالمیں

کیا بتاؤں مقام حبیب خداؐ
سچ یہ ہے آپ کا کوئی ہمسر نہیں

وقت معراج قرب خدا دوستو
کتنا پر کیف ہے کیسا وجد آفریں

ہر کوئی حشر میں نفسی نفسی کہے
اک سہارا بنیں شافع مذنبیںؐ

اللہ کا کمال شفاعت رسول ﷺ کی
بظاہر کوئی اور صورت نہیں

......☆☆☆☆☆....

اُمہات الصفات

اس نے حیات بخشی اور علم سے نوازا
قدرت عطا کی ہم کو اور پھر دیا ارادہ

سمع وبصر سے اس کے کرتے ہیں استفادہ
دیکھو کلام سے وہ کیسے ہے سرفرازا

علم الوہیت کا یارب شعور دے دے
اپنے کرم سے مولیٰ ہم کوضرور دے دے

.....☆☆☆☆☆....

نعتِ محمد ﷺ

جلوۂ حق لاکلام، آپ ﷺ ہیں بدرِ تمام
آپ ﷺ پہ قربان سب، شمس وقمر کا نظام

برکت اہلِ صفا، برکت ِ اخیارِ قوم
نعتِ محمد ﷺ لکھوں خوب لکھوں صبح وشام

نفسِ کُل وقلبِ کُل، روحِ کُل و عقلِ کُل
اس پہ کریں اتفاق اہلِ سلاسل تمام

آپ ﷺ ہیں اُمّی لقب، آپ ﷺ ہیں ذی معجزات
سب سے اہم معجزہ رب کا مکمل کلام

آپ کے دربار میں، جب آئے غُلام ِغُلآم
بن کے سراپا ادب عرض کر پھر سلام

طالب علم و عمل اور بھی کچھ ہے کمال
ہند کے اس رند کو دیجئے نسبت کا جام

.....☆☆☆☆☆.....

عشق و معرفت

نادیدہ خواہشوں سے مرے دل کو کیا ہوا
عرفاں کا باب گویا مرے حق میں وا ہوا

اللہ کا ہے شکر بہ فیضان مصطفیٰ ﷺ
دنیا و دیں کے راز سے میں آشنا ہوا

یہ میری زندگی سبھی آلام سے ہے پُر
لو آپ درد ہی مرے حق میں دوا ہوا

میں بن گیا ہوں آئینہ سب پر عیاں ہوں اب
تم ہی بتاؤ کیا ہے جو مجھ میں چھپا ہوا

عرفان ذات ہی کا تو سارا کمالؔ ہے
عرفان ذات پا کے نہ بندہ خدا ہوا

سچ بات یہ ہے شاہد و مشہود آپ ہیں
جب کھل گیا یہ راز کمالؔ آپ کا ہوا

.....☆☆☆☆☆....

احوالِ دنیا

کسی کا آنا کسی کا جانا
نہیں کسی کا یہاں ٹھکانہ
کبھی نہ اس سے فریب کھانا
نہ اس کا بننا کبھی دوانہ
ہے چند دن کا یہاں ٹھکانہ
عمل بنانے کا ہے بہانہ
یہاں نہ پائی کسی نے راحت
ہے اس جہاں کا یہی فسانہ
کسی نے مانا کسی نے ٹالا
ہے آج کا یہ عجب زمانہ
یقین میرا کمالؔ کا ہے
یہاں مُعیّن ہے آب و دانہ

.....☆☆☆☆☆☆....

نعت نبی ﷺ

محبت سے لبریز مومن کا سینہ
مدینہ مدینہ مدینہ مدینہ

یاد آئے پھر مجھ کو سارے مناظر
وہ گنبد وہ روضہ وہ منزل وہ زینہ

زیارت کو پہنچوں درود ان پہ بھیجوں
ہوں ایّامِ عمرہ کہ حج کا مہینہ

کماؔل اپنے آقا سے مربوط ہوجا
وہ محبوبِ یزداں ہیں حق کا خزینہ

.....☆☆☆☆☆....

مُناجات

تری ذات واجب ہے عین وجود
اے اللہ دے مجھ کو شانِ شہود

میری ذات صورت تعین، حدود
تری ذات آزاد ہے از حدود

تو ازل سے ابد تک کمالات میں
میں مملوک، مربوب، حالات میں

ساری دنیا میں تیرا جمال و جلال
ہے حقیقت، نہیں صرف میرا خیال

تری ذات فاعل ہے میں منفعل
میں سراپا گنہگار بندۂ خجل

میرے حضرتؒ کا دنیا کو یہ ہے پیام
میری جانب سے حضرتؒ کو بے حد سلام

اے خدا بخش دے میرے عصیاں تمام
بخش دے مجھ کو باحق صوفی غلام

خدا کو خدا جاننا ہے کمال
جو نہیں ! ہے اس کو کہنا محال

.....☆☆☆☆☆....

مُناجاتِ کمال

سارے عالم پر ہے تیرا اختیار
اور تیرا ہی تصّرف زینہار
ساری تعریفیں فقط تیرے لئے
اے مرے مالک مرے پروردگار
ہر خزانہ رحمتوں کا تیرے ہاتھ
ہم تیری رحمت کے ہیں اُمیدوار
صورت ظاہر میری کیا خوب ہے
سیرت و باطن کو بھی کر استوار
زد سے مجھ کو نفس و شیطاں کی بچا
خیر و شر پر تیری قدرت' اختیار
جیسے میرا نام ہے کر باعمل
جز ترے ہے کون میرا کردگار
روسیاہی سے بچالے حشر میں
مجھ کو ہے تیری کرم پر اعتبار
تیری رحمت کا ہوں میں اُمیدوار
خاص بندوں میں ترے کر لے شمار
تیرا بندہ ہے کمالِ بے کمال
معاف کردے گرچہ ہے عصیاں شعار

.....☆☆☆☆☆....

نعتِ رسولِ عربی ﷺ

نورِ یزداں کے ہیں فیضان رسولِ عربی ﷺ
سارے عالم پہ ہیں احسان رسولِ عربی ﷺ

شان لولاک لما' صاحبِ معراج حضور ﷺ
آپ ﷺ کی شان عجب شان رسولِ عربی ﷺ

چند برسوں میں جو عالم میں تغیر آیا
ہر کوئی اب بھی ہے حیران رسولِ عربی ﷺ

آپ ﷺ کی شانِ فقیری پہ بھی اللہ اللہ
ہے فِدا شوکتِ شاہان رسولِ عربی ﷺ

دل میں گر اُلفتِ سید کونین نہیں
کامل اس کا نہیں ایمان رسولِ عربی ﷺ

آپ ﷺ سے عشق کمال حُبِّ اِلٰہی کی قسم
کامل ایمان کی پہچان رسولِ عربی ﷺ

.....☆☆☆☆☆☆.....

نعت نبی ﷺ

میں بے چین ہوں غم کا مارا حضور ﷺ
اک نظارہ نظارہ نظارا حضور ﷺ

آپ کی ذاتِ اقدس ہے ذی معجزات
کیوں گواہی نہ دیں سنگ وخارا حضور ﷺ

انشقاق قمر معجزے کا ظہور
چاند جس سے ہوا ہے دو پارا حضور ﷺ

نہیں کوئی بے شبہ دارین میں
آپ ﷺ سا خلق میں حق کا پیارا حضور ﷺ

ساری خلقت جمع جبکہ ہوگی وہاں
ہوں کمال آپ ﷺ کے آشکارا حضور ﷺ

.....☆☆☆☆☆....

احوال اور فیضان

بیداری میں خواب لگتا ہے
یار خود بے نقاب لگتا ہے

مل گئے شیخ حضرت صوفیؒ
دل بھی امّ الکتاب لگتا ہے

وہ اندازِ بیان حضرتؒ کا
کس قدر لاجواب لگتا ہے

نعرۂ ھو درمیانِ بیاں
پُرجوش التھاب لگتا ہے

جو نقشِ قدم پر چلے شیخ کے
بس وہی باریاب لگتا ہے

فی الحقیقت مِرا مرشد و رہنما
غلامِ رسالتمآب ﷺ لگتا ہے

بن گئی بن گئی تیری قسمت کمالؔ
تو ان کا فیضیاب لگتا ہے

.....☆☆☆☆☆....

تجلی ربّانی

کچھ عجب سا یہ باب لگتا ہے
آب بھی اب شراب لگتا ہے

دوستو مجھ کو بابِ عرفاں میں
پتّہ پتّہ کتاب لگتا ہے

کٹ گئی جو بھی زندگی میری
عہدِ رفتہ کا خواب لگتا ہے

علم و عرفان حق دوستو مجھ کو
اک برستا سحاب لگتا ہے

صحبتِ اہلِ دل غنیمت جان
یہ غنیمت کا باب لگتا ہے

مرنے والے پہ جان مت دینا
رنگِ دنیا سراب لگتا ہے

دل دیا جس نے خالقِ دل کو
بس وہ مستحق ثواب لگتا ہے

.....☆☆☆☆☆.....

ہنگامِ موت

وقتِ آخر کا کیا اعتبار ◂◂ ایک لمحہ کا بس انتظار

گرچہ ہوں گے وہاں غمگسار ◂◂ اقرباء پاس میں بے شمار

جب گھڑی موت کی آئے گی ◂◂ ہر کوئی ہوگا بے اختیار

سوچ درسِ کفیٰ واعظا ◂◂ تا ہو فکر و عمل اُستوار

وقتِ رخصت نہ کام آئیں گے ◂◂ کوئی حاکم نہ خدمت گزار

شاہ ہو یا غریب و امیر ◂◂ موت سے کس کو ہے رُستگار

گر نہ ہو رب سے شوقِ لقاء ◂◂ بے قراری کا کیا اعتبار

جب تلک وصلِ مولیٰ نہ ہو ◂◂ کیسے ہو مطمئن بے قرار

کرلے جتنی ہیں تیاریاں ◂◂ تا نہ ہو نادم و شرمسار

میرے مولیٰ کرم کیجئے ◂◂ میں سراپا ہوں عصیاں شِعار

میرا جنت میں جانا کمالؔ

فضلِ مولیٰ پہ دارومدار

.....☆☆☆☆☆....

ہنگامِ موت

خالقِ کلِ شئی مرے پروردگار ⊖ ہے دنیا میں قدرت تری آشکار
گناہوں سے توبہ کی توفیق دے ⊖ بے گناہوں میں ہم کو بھی کرلے شمار
اۓ خدا تو ہی غفلت سے ہم کو بچا ⊖ بنا مستعد اور کر ہوشیار
دُنیوی' اُخروی ہر بلا سے بچا ⊖ اور عطا کر الٰہی سکون و قرار
قُم اللیل کا ہم کو عامل بنا ⊖ ولایت کا ہم کو بھی دیدے خمار
ہم پہ احسان تیرے ہزاروں ہزار ⊖ اک کرم اور فرما آمُرزگار
الٰہی تیرے اولیاءؒ کا طفیل ⊖ بہ ہر طور بہتر ہو انجامِ کار

.....☆☆☆☆☆....

نعتِ شفیع الامم ﷺ

وصف اب آپ ﷺ کا ہم سے کیا ہو بیاں
ضو فگن ضو فِشاں رحمتِ دوجہاں

سرورِ انبیاء ھادیٔ انس و جاں
مَرجع خلقِ کل آپ ﷺ کا آستاں

لامکان و مکاں کے ہیں بیّن نشاں
یاد رکھنا سدا نکتۂ عارفاں

خلق و حق کی تمیز آپؐ نے ہم کو دی
لذّتِ آگہی کیا کریں ہم بیاں

پیکرِ نور ہیں رفعتِ طور ہیں
اُولیاء اس حقیقت کے ہیں رازداں

ہم کو تقدیر گر لے چلے جو وہاں
ناتواں میری جاں توڑے دے دم وہاں

جو ہیں شیدائے ذاتِ محمد ﷺ کمالؔ
اُن کے الفت میں ہوتے ہیں آنسو رواں

.....☆☆☆☆☆....

نماز

اہل ایماں کی علامت ہے نماز
جامعِ احکام و طاعت ہے نماز

بارگاہِ کبریا میں دوستو!
اصلِ اسلام و سعادت ہے نماز

اس کا بیڑہ آخرت میں پار ہو
جس مسلماں کی سلامت ہے نماز

نفس و دل کے پاک کرنے کے لئے
وجہِ تدبیرِ طہارت ہے نماز

زندگی بھر بندگیٔ حق میں لگنا ہے کمالؔ
حشر میں اپنے لئے وجہِ شفاعت ہے نماز

.....☆☆☆☆☆....

اَنفُسی اور آفاقی نظر

کرنا ہے مجھ کو اپنے ہی انفس کا اک سفر
پھر اس کے بعد ہونا ہے آفاق سے گزر

توفیقِ حق تدَبُّرِ قرآں نصیب ہے
اللہ کا کرم کہ ملی فکر اور نظر

اللہ اور غیر کا عرفاں نصیب ہے
مجھ کو ڈرا سکیں گے نہ طوفانِ بحر و بر

پروردگار ہی سے مسلسل ہے یہ دُعا
ہر لمحۂ حیات کٹے اس کے حکم پر

مجھ جیسے بے کمال ہوئے صاحبِ کمال
تعلیمِ شیخ ، ان کی دعاؤں کا ہے اثر

.....☆☆☆☆☆....

قربُ و مَعِیّتِ حق

تو ہی جلوہ گر ہے تو ہی جلوہ گر
فیضِ قرآں سے میں ہوگیا حق نِگر

سیر اَنفس کی فرمایئے دوستو
خُذ مَا صَفَا اور دَعْ مَا کَدَرَ

اُن ہی کا ارشاد اِنِّی قریب
بلا شبہ یہ بات ہے معتبر

نَحۡنُ اَقۡرَبُ کا فرمان منصوص ہے
کس قدر مست ہیں اس سے اہلِ نظر

ان کے دیدار سے مست ہونا کمالؔ
مجھ کو سکھلایا مرشد نے ایسا ہنر

.....☆☆☆☆☆....

فیضانِ نظر

شُکر حق جب سے وہ راہبر ہوگئے
تب سے ہم با اثر معتبر ہوگئے

فیض نظروں کا جو وقت توبہ ملا
واقعی تب سے ہم حق نِگر ہوگئے

عُقدے کھلتے گئے صحبتِ شیخ میں
اپنے حق میں وہی چارہ گر ہوگئے

مرتبہ اشک کا کیا ہے کس کو پتہ
خوفِ حق سے بہے اور گُہر ہوگئے

اپنے مرشد کی صحبت میں بے شک کمالؔ
ہم غلام اُن کے بس عمر بھر ہوگئے

......☆☆☆☆☆....

پہچان

(خالق ومخلوق)

ذاتِ حق ہے سراپا جمال و جلال
ذاتِ حق ہے مبرّا ٔ زنقص و زوال
ہے مِری ذات ناقص ہیں ناقِص صفات
ہو کمالؔ اپنا ذاتی ہے اَمرِ محال

......☆☆☆☆☆.....

حالتِ دل شعر میں لائی گئی ہے اور بس
سرسری اس پر نظر ڈالی گئی ہے اور بس
ہم کو کیا معلوم فن شعر کی باریکیاں
ہمت دل کام میں لائی گئی ہے اور بس

......☆☆☆☆☆.....

تحفۂ سلام

فیضِ یزدان کو عبدِ ذی شان کو
جانِ ایمان کو عَینِ اَعیان کو
السلام السلام
السلام السلام
کانِ انوار کو جانِ کردار کو
شاہِ گفتار کو برق رفتار کو
السلام السلام
السلام السلام
حق کی شمشیر کو حسنِ تدبیر کو
آہِ شب گیر کو اونچی تقدیر کو
السلام السلام
السلام السلام
فقر مختار کو چشم بیدار کو
شرک بیزار کو حق پرستار کو
السلام السلام
السلام السلام
رب کے دلدار کو سب کے غمخوار کو
میرے سرکار ﷺ کو میرے سرکار کو
السلام السلام
السلام السلام

......☆☆☆☆☆....

نگاہِ شیخ رح

جب سے اس محبوبِ حق کی پڑگئی مجھ پر نگاہ
شکر مولیٰ چل رہا ہوں تب سے میں نیکوں کی راہ
انقباض و انبساط و جزر و مد حالات ہیں
ڈر یہ ہے منزل رسی میں بن نہ جائے سدّ راہ

......☆☆☆☆☆☆....

تین شعر

نہ خدا کرے کہ خزاں رہے کہ امید فصل بہار ہے
اب اُسی رجا پہ ہے زندگی اب اسی سے دل کا قرار ہے

......☆☆☆☆☆☆....

میں امانتوں سے ہوں پر جمال ہے فقر ذات مرا کمال
اب اسی سے مست ہوں ساقیا اسی کا مجھ پہ خمار ہے

......☆☆☆☆☆☆....

نہ تو علم مجھ کو عروض کا نہ تو فن شعر سے واسطہ
یہ عجیب بات ہے دوستو مرا شاعروں میں شمار ہے

......☆☆☆☆☆☆....

ایک شعر

جو کوئی اوروں کے حق میں بے ضرر ہو جائے گا
ایسا انساں سب کے حق میں معتبر ہو جائے گا

......☆☆☆☆☆....

یادِ الٰہی

تجھ کو بتاؤں کیا ہے کام
نامِ خدا لے صبح و شام

دور ہو تیری رسوائی
پالے عند اللہ مقام

دنیا اک میخانہ ہے
پی لینا عرفان کا جام

اللہ اللہ کہنے سے
باقی ہے دنیا کا نظام

پہلے بن تو اہلِ کمالؔ
دنیا ہوگی تیری غلام

......☆☆☆☆☆....

نعت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم

نام ان کا ہے ہر سوٗ ہے ان کا اجالا
ان کے کلمہ کا ہر سمت ہے بول بالا

نوازش، نوازش، کرم، مہربانی
ان پہ بے حد ہے انعام باری تعالیٰ

برائے شفاعت بہ اذن الٰہی
یقیناً وہ امت کو دیں گے سنبھالا

ان کے اُسوے پہ چلنا ہے اصل کمال
اگر تم کو بننا ہے اللہ والا

......☆☆☆☆☆....

٥

قطعات

پہلے تھی یہ حیرانی
لکھ دیتا تھا من مانی
اب میں حق حق لکھتا ہوں
ہے یہ فیض رحمانی

.....☆☆☆☆☆....

علم وفن میں مرے ہمسفر ہو گئے
آپ میرے لئے چارہ گر ہو گئے
بعد اصلاحِ شعر و سخن یہ ہوا
سب کمالؔ آپ کے معتبر ہو گئے

.....☆☆☆☆☆....

قطعات

خدا کا کرم ہو ملے شادمانی
عنایت ہو اس کی بنے زندگانی
دعا کر رہا ہے کمالؔ اب خدایا
عطا ہو عطا ہو قلم کی روانی

......☆☆☆☆☆.....

خرد مند کہتے ہیں میں ہوں دِوانہ
دوانے یہ کہتے ہیں میں ہوں سیانہ
خوشی اور غم میرے حق میں برابر
مری زندگی کا عجب ہے فسانہ

......☆☆☆☆☆.....

نعتِ خیر البشر ﷺ

کسی کی دعا کا اثر دیکھنا ہے
مجھے شہر خیر البشرؐ دیکھنا ہے

چلو عاشقان مدینہ چلو
ان کے دیوار ودر اور گھر دیکھنا ہے

کئی بار دیکھا مدینہ مگر
اب تقاضہ یہ ہے عمر بھر دیکھنا ہے

جلوہ ہائے عنایات شاہِ رسل
بہ وقتِ سحر اک نظر دیکھنا ہے

تو فقیر محض تیرا کیا ہے کمال
ترا صرف عزم سفر دیکھنا ہے

......☆☆☆☆☆....

نعتِ رسول اکرم ﷺ

چلو عاصیو سوئے ارض حرم
وہاں ہیں سراپائے رحمت، کرم
جب بھی پہنچیں گے اس آستانے پہ ہم
بھول جائیں بیک لمحہ سب رنج وغم
وہ مَنْ زارَ قَبْری کے ارشاد سے
ھم کو لینا ہے آقاؐ کا فیض اتم
یقیناً یقیناً وہ ہے خوش نصیب
جس کو مل جائیں آقاؐ کے نقشِ قدم
نور سے ان کے دنیا یہ روشن ہوئی
تاقیامت رہے گی وہ شمع حرم
وقف ہوجاؤں نعت نبی ﷺ کے لئے
عطا کر الٰہی وہ زور قلم
کمالِ حبیب خدا دیکھئے
اہلِ ایمان سب ہوگئے محترم

.....☆☆☆☆☆....

نعتیہ کلام

بات کرنی ہے تو بس نعتِ نبی ﷺ کی بات کر
واقعی گر بات کرنی ہے تو ایسی بات کر

بے نیاز حزن و غم ہوں لاکھ طوفاں گھیر لیں
بات کرنی ہے تو ایسی زندگی کی بات کر

ہر ہجومِ غم بھلا دے اللّٰہُ مَعَنا یاد رکھ
رہنمائے دو جہاں کی رہبری کی بات کر

رہروانِ راہِ حق تابہ منزل جا سکیں
سرورِ کونینؐ کی بس پیروی کی بات کر

جہل کی تاریکیاں ہوں دور، جس سے اے کمالؔ
علم اِک روشنی ہے اس روشنی کی بات کر

......☆☆☆☆☆....

نعتِ خاتم الانبیاء ﷺ

شکر خدا نصیب ہے نسبت رسول ﷺ کی
کرتا ہوں میں بھی ناز سے مدحت رسول ﷺ کی

محبوبیت ازل سے ہے وہ جن کی تا ابد
وہ کتنی عالی شان ہے قسمت رسول ﷺ کی

نور و ظہور اول و آخر حضور ہیں
کیا جانے کوئی کیا ہے حقیقت رسول ﷺ کی

ناقص ہے ناتمام ہے ایمان جانئے
جب تک نہ دل میں آئے محبت رسول کی

شفقت نبی کی دیکھ کر دل نے کہا کمالؔ
میری یقیں ہے ہوگی شفاعت رسول ﷺ کی

.....☆☆☆☆☆....

آرزوئے مدینہ

کیسے بتلاؤں دردِ نہاں اللہ اللہ
بہت مُضطرب جسم و جاں اللہ اللہ

وہ جالی چمکتی وہ روضہ جھلکتا
بہشت بریں کا سماں اللہ اللہ

تقدس سے بھر پور انوار سے پر
مجھ کو لے جائے قسمت وہاں اللہ اللہ

وہ مقامِ محمدؐ شہ مرسلاں
ضوفشاں جس سے سارا جہاں اللہ اللہ

ارض طیبہ کی برکت نہ پوچھو کمالؔ
رشک کرتے ہیں کرّوبیاں اللہ اللہ

.....☆☆☆☆☆....

دُعا

ملے مجھ کو تیرے کرم سے اجالے
اسی طرح تو مجھ کو اپنا بنالے
اگر کوئی عیبوں کو میرے اُچھالے
تو اپنے کرم کی رداء میں چھپالے
اگر دشمنوں نے رچی کوئی سازش
تو کرتا ہوں میں ان کو تیرے حوالے
یہ تھوڑی سے جو زندگانی بچی ہے
سنبھل پائیگی صرف تیرے سنبھالے
ہوس نے یہاں ڈیرے ڈالے ہیں ہر سو
گناہوں سے تو میرے مولیٰ بچالے

کمالؔ اتنا مجھ کو عطا ہو خدایا
وہ راضی کرے اور تجھ کو منالے

.....☆☆☆☆☆....

ہمارے شیخؒ کی ایک جھلک

حضرتؒ تھے اک مردِ دانا ❁ حال تھا ان کا بس مستانہ
سادگی ان کی دیکھ کے سمجھیں ❁ جیسے کوئی ہو دیوانہ
آنکھیں تھیں مخمور سی ان کی ❁ محور ان کا کوئی نشانہ
حرص دینی مزاج ان کا ❁ کوئی ڈھونڈے جیسے بہانہ
خطاب ان کا لگتا جیسے ❁ بانٹ رہے ہوں کوئی خزانہ
سانسیں ان کی ذاکر و شاغل ❁ جیسے ہو خود سانس ہی دانہ
ہر اک لیتا فیض عرفاں ❁ جس کا جیسا تھا پیمانہ
ان کا احساں مجھ پر ہے یہ ❁ قلب مِرا ہے ان کا نشانہ

کمالؔ ہے بس غلام کا یہ
رو دیوانہ پر ہے سیانہ

.....☆☆☆☆☆....

غزل

پیچیدہ رستہ پُر خطر ❁ چلنا سنبھلنا دیکھ کر
پھٹتے ہیں بن کر آبلے! ❁ ہوتی ہے طئے یوں رہگزر
اعمال کے اخلاص سے ❁ آئے دعاؤں میں اثر
تحفے ہیں یہ بھی عشق کے ❁ رنگ زرد و ضبط و چشم تر
چاہی مریض عشق نے ❁ اپنے مسیحا کی نظر
میرے لئے چیزیں ہیں دو ❁ سر اپنا ان کا سنگ در
احساس فرقت شکریہ ❁ غم ساتھ ہے ہر گام پر
دوری حضوری میں نہو ❁ آنکھوں سے دل ہی میں اتر

چپ ہے کمالؔ بے نوا
کہتا نہیں کچھ چاہ کر

......☆☆☆☆☆....

خصوصی لوگوں کے خصوصی احوال

باتیں سب کی عالی عالی ❁ علم و فن سے خالی خالی
عرفاں کا یہ حال ہے لوگو ❁ کورا کاغذ جالی جالی
محنت کا تم نام نہ لینا ❁ جیسے ملک دکن کے والی
لاش ہو جیسے کفن سے باہر ❁ ابن آدم شرم سے خالی
غنچۂ و گل نہ خوشبو سبزہ ❁ کیسا ہے تو چمن کے مالی
قلب و روح کی حالت کیسی ❁ کیڑ ہو جیسے ڈالی ڈالی
نام ہے تیرا کمالؔ کیسا ❁ بات ہے تیری عجب نرالی

تمہیں ہوا کیا کمالؔ صاحب
سچ ہے یا یہ خام خیال

......☆☆☆☆☆☆....

لوگوں کے عمومی احوال

امت کے کچھ لوگ ہیں ایسے جیسے بے خوشبو کے پھول
ان کے حال و چال ہیں ایسے جیسے کانٹے اور ببول

عشق حق نہ عشق نبی بس لفظ و سخن کے عاشق ہیں
بولو دوستو تم خود ہی ، یہ کیسی غفلت کیسی بھول

سطحی قلب و ذہن رکھتے ہیں فکر دیں نہ عمل کا شوق
نام تو ان کے خوب ہیں لیکن کیسے عمل میں وہ مشغول

لحم و سمن کے عاشق ہیں یہ ظاہر داری کے شیدا
قرب الٰہی کی خاطر، کچھ دیتے نہیں ہیں یہ محصول

نہ طالب راہ دین کے ہیں، عقبیٰ سے ہیں لاپرواہ
نہ تو ان کا قول ہی سچا ، اور نہ کوئی عمل معقول

ظاہر باطن ہر پہلو سے کامل ہوجانا ہے کمالؔ
جنت نعمت پانا ہو تو زیست گزارو تحت اصول

......☆☆☆☆☆....

طریق قربِ الٰہی

آتش شوق سے دل اگر طور ہو
قلب جب طور ہو مظہر نور ہو

اس سے ملنے کی ہے تجھ کو خواہش اگر
تجھ پہ لازم ہے اپنے سے تو دور ہو

علم کو لے اگر، نور والا بنے
ذاتِ حق لے اگر بالیقیں نور ہو

ہو میسر اگر صحبت اہل دل
بحر عرفان سے تشنگی دور ہو

ذکر رب سے اگر قلب معمور ہو
دیکھنا دوستو بے کلی دور ہو

حشر میں آؤں جب میرے پروردگار
اک اشارہ ملے اور مغفور ہو

تجھ سے مالک دعا مانگتا ہے کمالؔ
دل ہمیشہ مرا شاد و مسرور ہو

.....☆☆☆☆☆....

نوٹ: حضرت والد ماجدؒ کے کلام' کلامِ غلامؔ سے استفادہ کرتے ہوئے

مئے محبتِ الٰہی

ساقی میں تیرے صدقے بے خود مجھے بنانا
مجھ کو مئے محبت دو آتشہ پلانا

لے کر سکوں تڑپ کو یوں برقرار رکھنا
دل کا شکار کرنا، تیر نظر لگانا

ہے عشق میرا بیکل، بے چین میرا دل ہے
نشہ مجھے پلانا گت حسن کی بجانا

ہے حسن لاجوابی، ہو ازدیاد لذت
اے عشق بے حجابی کچھ اور تو بڑھانا

ہو حسن تیرا آگے، ہو عشق میرا پیچھے
کل زندگی میں میری تو اس طرح سمانا

توحید کے نشہ کا یارب کمال دیدے
اس باب بے خودی میں میرے قدم جمانا

.....☆☆☆☆☆....

نعت شہہ انبیاء ﷺ

رحمت کی کرن پھوٹے، روضے سے مدینے سے
ہر غنچہ و گل مہکے آقا کے پسینے سے
اتنا ہی ملے فیضاں، ہو علم و عمل جتنا
سرکار دو عالم کی رحمت کے خزینے سے
عظمت و ادب والے محتاط ہی رہتے ہیں
گلیوں میں مدینے کی سرکار کے چلنے سے
اے دوست بنا سیرت صورت بھی پسندیدہ
اللہ بھی خوش ہوں گے اس طرح کے جینے سے
پر کیف بہاروں کی جنت میں مزے کرنا
کچھ روز کی دنیا میں احکام پہ جینے سے
جب تار نفس میرا کمالؔ سے ٹوٹے گا
تب دیکھنا آقا کو ڈھنگ اور قرینے سے

.....☆☆☆☆☆.....

دنیائے ناپائیدار

ہے نہ دنیا کا کچھ اعتبار ✿ یہ ہے دنیائے ناپائیدار
دوست میرے تو دھوکا نہ کھا ✿ چند روزہ ہے باغ و بہار
ایک حد پر ہمیشہ رہیں ✿ حد سے بڑھ کر نہ غم ہو نہ پیار
ہیں یہ دنیا کی رنگینیاں ✿ جیسے سانپ اور نقش و نگار
دیکھو دیکھو کھنڈر ہو گئے ✿ کیسے کیسے محل شاہکار
خاک میں کس طرح مل گئے ✿ سورما جو تھے یا شہسوار
صرف دنیا میں زیرک ہے وہ ✿ جو ہمیشہ رہے ہوشیار
ذکر رب میں ہمیشہ رہو ✿ صاف ہو دل سے گرد و غبار
کوئی دنیا میں اپنا نہیں ✿ رحم کر مجھ پہ پروردگار
میں سراپا گنہگار ہوں ✿ بخش دے مجھ کو پروردگار

پائے رحمت خدا یا کمالؔ
خیریت سے ہو انجام کار

......☆☆☆☆☆.....

کمالؔ کی دعا

ایماں، عمل، خلوص نظر کا کمال دے
ہستی کو میری میٹ کے مولیٰ وصال دے

مالک بچالے تو مجھے رزق حرام سے
پاکیزہ خون کے لئے روزی حلال دے

میرے عمل ہی اصل سبب ہیں وبال کے
یارب تیرے نبی ﷺ کے وسیلہ سے ٹال دے

کچھ ایسی پاک وصاف گزاروں میں زندگی
مولیٰ مری حیات کی دنیا مثال دے

بغض وحسد و کبر وریا حب جاہ و مال
اللہ میرے دل سے یہ کانٹے نکال دے

مشکل رہِ ہدیٰ کی سہہ لوں میں شوق سے
اللہ فضل خاص سے عشق بلالؓ دے

طاعت کا شوق، ذوق تلاوت نصیب ہو
کل زندگی ہی اسوۂ حسنہ میں ڈھال دے

آثار تا وجود انہی کا کمالؔ ہے
وِجدان حسنِ حال دے کیفِ وصال دے

.....☆☆☆☆☆☆....

نعت شاہِ امم ﷺ

نور کے پیکر حضور ﷺ　　اطیب و اطہر حضور ﷺ
دین کے سرور حضور ﷺ　　شافع محشر حضور ﷺ

پیکر صدق و صفا آپ ﷺ ہیں شاہِ اُمم ﷺ

طیبہ ہے رشک ارم　　پرضیاء سارا حرم
آپ بہت محتشم　　مصدر خیر الشیم

پیکر صدق و صفا آپ ﷺ ہیں شاہِ اُمم ﷺ

باعث صد افتخار　　رحمت پروردگار
ذی عظمت و عالی وقار　　باعث چین و قرار

پیکر صدق و صفا آپ ﷺ ہیں شاہِ اُمم ﷺ

علم کی روح رواں　　زندگیٔ جاودان
باعث کون و مکاں　　شان ہے سب پہ عیاں

پیکر صدق و صفا آپ ﷺ ہیں شاہِ اُمم ﷺ

آں شہ ابرار ہو　　حق کے طرفدار ہو
نور سے سرشار ہو　　حامل اسرار ہو

پیکر صدق و صفا آپ ﷺ ہیں شاہِ اُمم ﷺ

اللہ کے پیارے نبیؐ　　حق کے دلارے نبیؐ
محبوب ہمارے نبیؐ　　سب کے سہارے نبیؐ

پیکر صدق و صفا آپ ﷺ ہیں شاہِ اُمم ﷺ

اللہ کے شہکار ہو　　خلق کے غمخوار ہو
ہے میرا تقاضہ کمالؔ　　آپ کا دیدار ہو

پیکر صدق و صفا آپ ﷺ ہیں شاہِ اُمم ﷺ

......☆☆☆☆☆.....

نعت محمد رسول اللہ ﷺ

دیدارِ پیمبرؐ کے آگے کیا چیز ہے نورِ شمس و قمر
ہیں ہیچ ستارے سیارے بے قیمت ہیں لعل و گُہر

وہ لمحہ کتنا پیارا ہے اوقات وہ کتنے اچھے ہیں
جس وقت عزیز و آقاؐ کی صورت جو مجھے آجائے نظر

یکلخت بھلادوں میں دل سے دنیائے دنی کے رنج و الم
قسمت سے مجھے مل جائیں آگر آقاؐ کی زمین کے شام وسحر

سرکارؐ کا روضہ رشک ارم انوار سے ہے لبریز حرم
ہر کوچہ گلوں سے مہکا ہے خوشبو میں بسا ہر راہ گزر

دولت کا وہاں پر زور نہیں اور شر کا وہاں پر شور نہیں
دنیا کے ہر ہر گوشے سے آتے ہیں وہاں منظور نظر

کیا شان ہے آقاؐ کی لوگو کیسا ہے محبت کا منظر
ہراک کی زباں پر صل علی ہر ایک ہے قرباں قدموں پر

قسمت سے کمالؔ الرحمٰن کو آقاؐ کی شفاعت مل جائے
اے کاش کہ ہوجائے اِس پر محبوبِ خدا کی ایک نظر

.....☆☆☆☆☆.....

نعت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم

وہ غار حرا کی صدا بن کے آئے
رضائے خدا کی ادا بن کے آئے

وہ دنیا کے تاریک تر بتکدوں میں
اندھیروں میں روشن ضیاء بن کے آئے

وہ دیکھو ہزاروں کمالات لے کر
محمدؐ حبیب خدا بن کے آئے

وہ دیکھو وہ دیکھو کمالؔ محمدؐ
وہ شاہ ہدیٰ رہنما بن کے آئے

کمالؔ اپنا سارا غموں میں گھرا تھا
وہ دعا و دوا وشفا بن کے آئے

......☆☆☆☆☆.....

دعا

میں فیضان نورِ قدم مانگتا ہوں
ان کی رحمت کے نقشِ قدم مانگتا ہوں

مجھ کو علم لدنی سے کر سرفراز
عنایت یہ باچشم نم مانگتا ہوں

انشراح دل و روح کے واسطے
حقائق، معارف، حِکم مانگتا ہوں

خاطر خدمتِ اولیاء کیلئے
حوصلے ولولے ہِمَم مانگتا ہوں

تیری رحمت سے مولیٰ بنوں باکمال
دعا یہ اہم ہے اہم مانگتا ہوں

.....☆☆☆☆☆....

نعت نبی رحمت ﷺ

وہ مسلماں جن کے دل میں عظمت سرکارؐ ہے
ایسے بندوں سے تو دیکھو حق کو کتنا پیار ہے

سر سے پا تک جو نبیؐ رأفت و شفقت بنا
کیسے پیغمبرؐ سے دنیا برسرِ پیکار ہے

واں پہنچ کر یوں کہوں روضۂ اقدسؐ کے پاس
یا رسول اللہ احقر حاضر دربار ہے

اولیاء کا فیض دیکھو حضرت حق کا کمال
بادۂ حبِّ نبیؐ کا یہ بھی ایک میخوار ہے

.....☆☆☆☆☆....

نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

وہ دنیا میں فضل خدا بن کے آئے
رہبر راہ صدق و صفا بن کے آئے

وہ روح الامیں کی ندا بن کے آئے
مبارک خلیلؑ دعا بن کے آئے

جہنم میں جانے سے سب کو بچانے
حق کے جلوے لئے ناخدا بن کے آئے

وہ پیمبرؐ شہ دوسرا بن کے آئے
وہ محبوب رب مصطفیٰؐ بن کے آئے

کچھ بھی نہ تھا کمالِ بے چین کائنات
واسطے سب کے آہِ رسا بن کے آئے

......☆☆☆☆☆.....

نعت نبی رحمت ﷺ

جب آیا مرے لب پہ آقاؐ کا نام
باادب ہو گئے ان کے سارے غلام

یہ ہماری سعادت ہے ہم صبح و شام
ان کی خدمت میں بھیجیں درود و سلام

تا قیام قیامت عقیدہ ہے یہ
وہی مقتدا ہیں وہی ہیں امام

ہاں مرادوں سے بھرنا ہے دامن مگر
کمالؔ اتباع کا کریں اہتمام

......☆☆☆☆☆....

حمد باری تعالیٰ

ترا نور شمس و قمر میں ہے ☆ ترا نور لعل و گہر میں ہے
ترمی مِلک جن و مَلَک بشر ☆ تری شان جَلّ جَلَالَہٗ
بنے کن سے تیرے شجر حجر ☆ تری خلق سارے ہی بحر و بر
ہیں ترے کرم کی یہ بھیک پر ☆ تری شان جَلّ جَلَالَہٗ
"تیرے ڈر سے رونے کا یہ اثر ☆ کہ وہ چشم تر ہے عزیز تر
بچے نار سے ترے حکم پر ☆ تری شان جَلّ جَلَالَہٗ
تری ذات جو نہیں جانتا ☆ تری بات جو نہیں مانتا
ہے تری رحمتوں سے وہ دور تر ☆ تری شان جَلّ جَلَالَہٗ
میں مریض عشق ہوں ناتواں ☆ تری سمت پھر بھی رواں دواں
تو طبیب ہے تو ہی چارہ گر ☆ تری شان جَلّ جَلَالَہٗ
ترا حکم لیل و نہار میں ☆ ترا حکم باد و بہار میں
ترے ہاتھ میں ہے نفع و ضرر ☆ تری شان جَلّ جَلَالَہٗ
تو محیط اپنے کمال سے ☆ تو عیاں ہے اپنے جمال سے
تو کہاں کہاں نہیں جلوہ گر ☆ تری شان جَلّ جَلَالَہٗ

.....☆☆☆☆☆☆....

خمارِ عرفانی

جذبات میں جانے کیوں ہے وفور
جذب و کشش سے ہوں مخمور

نَحنُ اَقرَبُ ان کی بات
قولِ قرآں ہے مشہور

وجود تو اصلاً انکا ہے
ہر سو دیکھو ان کا نور

ایمان خدا پر لاتے ہی
کفر کی ظلمت بس کافور

مالک مانگے تجھ سے کمالؔ
میرے وساوس کردے دور

.....☆☆☆☆☆....

فنا اور پیام

دنیا کیا ہے اس کو جان
اس کا فانی ہونا مان

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ
اس سے کیوں ہے تو انجان

خاک نشیں ہو یا سلطان
ہوں گے سب بے نام و نشان

غرور سے توبہ کر نادان
چھوڑ دے اپنی جھوٹی شان

خودی مٹا لے کمال پا لے
راضی ہو گا پھر رحمٰن

......☆☆☆☆☆....

بخدمت جامی زیدت الطافہم

دیکے تھوڑا سا سہارا آپ نے
بات کو میری نکھارا آپ نے
کرکے سیدھی شعر کی نوک و پلک
کردیا نغمے کو پیارا آپ نے

.....☆☆☆☆☆....

جانے کس کی محبت کا مارا ہے دل
جانے کب سے یہ بے سہارا ہے دل
کس دل کو جانے پکارا ہے دل
کس کس کا داروبچارا ہے دل

.....☆☆☆☆☆....

حمد رب ذوالجلال

تری ذات مالک ذوالجلال تو لم یزل ہے ولایزال
تری شان لَیْسَ کَمِثْلِہٖ نہیں تیری کوئی کہیں مثال
تری ذات جیسی ہے باکمال اسی طرح تیری صفات ہیں
کوئی کس طرح ہو شریک ترا نہیں اس کا کوئی بھی احتمال
اثر سے لے کے وجود تک فقط ایک تیری نوازشیں
بہ ایں ہمہ یہ ہے فیصلہ تری کُنہہ پاؤں یہ ہے محال
تری ذات پاک ہے اے خدا تعینات وحدود سے
میں بندۂ نیستی ترا کہاں پائے تجھ کو میرا خیال
اے مالک کل کائنات یہ تجھ سے دعاء کمال ہے
ایمان پر مری موت ہو یہی بھیک تجھ سے یہی سوال

......☆☆☆☆☆....

قطعات

پڑگئی جب سے اس کی نگاہ تب سے ہی بڑھ گئی رسم و راہ
حسن کا ان کے کیا پوچھنا پھیکے پھیکے لگے مہر و ماہ

......☆☆☆☆☆....

مجملاً میرے اندر سات ہیں ناقص صفات ذات میری اس لئے ناقص ومحدود ہے
خالق ومالک خدا ہے حاکم ورب بھی وہی اس لئے لاریب بس اک وہی معبود ہے

......☆☆☆☆☆....

یہ دنیا ہے کچھ دن کی جائے قیام نہ کر اس میں تو کوئی کارِحرام
نہیں ساتھ توشہ ہے منزل بھی دور خدارا کچھ اپنا بھی کر انتظام

......☆☆☆☆☆....

حضرتؒ کے حالات

حضرتؒ کی یادوں کا آیا اجالا
کہ نسبت وہ رکھتے تھے از حق تعالیٰ
خدا کے کرم سے ہزاروں گھروں سے
بڑے حوصلے سے بتوں کو نکالا
بہار و خزاں ان کے حق میں تھے یکساں
کہ ہر کام ان کا تھا سچا نرالا
بیانوں میں کہتے ہیں سب بھائی بھائی
سبھی تھے چہیتے ہو گورا کہ کالا
بنائے تھے اطوار فکر و عمل سے
ہر یک شاگرد اللہ والا
خدا سے دعا ہے مری ان کے حق میں
بھرے قبر انوار سے حق تعالیٰ
اب غلام محمدؐ کا دیکھو کمال
کہ شاید یہ بن جائے اللہ والا

.....☆☆☆☆☆....

نعت سید الکونین ﷺ

یہ حقیقت کسی پر بھی مخفی نہیں
ہیں نبیؐ رحمتِ دو جہاں دوستو
کملی والے پیمبرؐ شہ انس و جاں
مکاں، لامکاں کے نشاں دوستو

سبز گنبد نگاہوں سے دکھتا رہے
اور پلکوں سے آنسو ڈھلکتے رہیں
یاد ہو ان کی ہر لمحہ چھائی ہوئی
اور جذبہ ہو دل میں جواں دوستو

عرش و کرسی ہو یا وہ ہو لوح و قلم
وہ وجہ تخلیق عالم امام الامم
ہیں سراپائے رحمت خدا کی قسم
باعث کن فکاں بے گماں دوستو
وصف احمد ﷺ بیاں میں کروں کس طرح
اور کس طرح نعت محمد ﷺ لکھوں
روشنائی گلابوں کی لے کر کمال
مشک و عنبر سے دھولوں زباں دوستو

......☆☆☆☆☆.....